4713CH16

ایک مکڑا اور مکھّی

اِک دن کسی مکھّی سے یہ کہنے لگا مکڑا
اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمھارا

لیکن مِری کُٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھّا

غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے
اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا

آؤ جو مرے گھر میں تو عزت ہے یہ میری
وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا

مکھّی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی
حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا

اس جال میں مکھّی کبھی آنے کی نہیں ہے
جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اُترا

مکڑے نے کہا واہ! فریبی مجھے سمجھے
تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا

© NCERT not to be republished

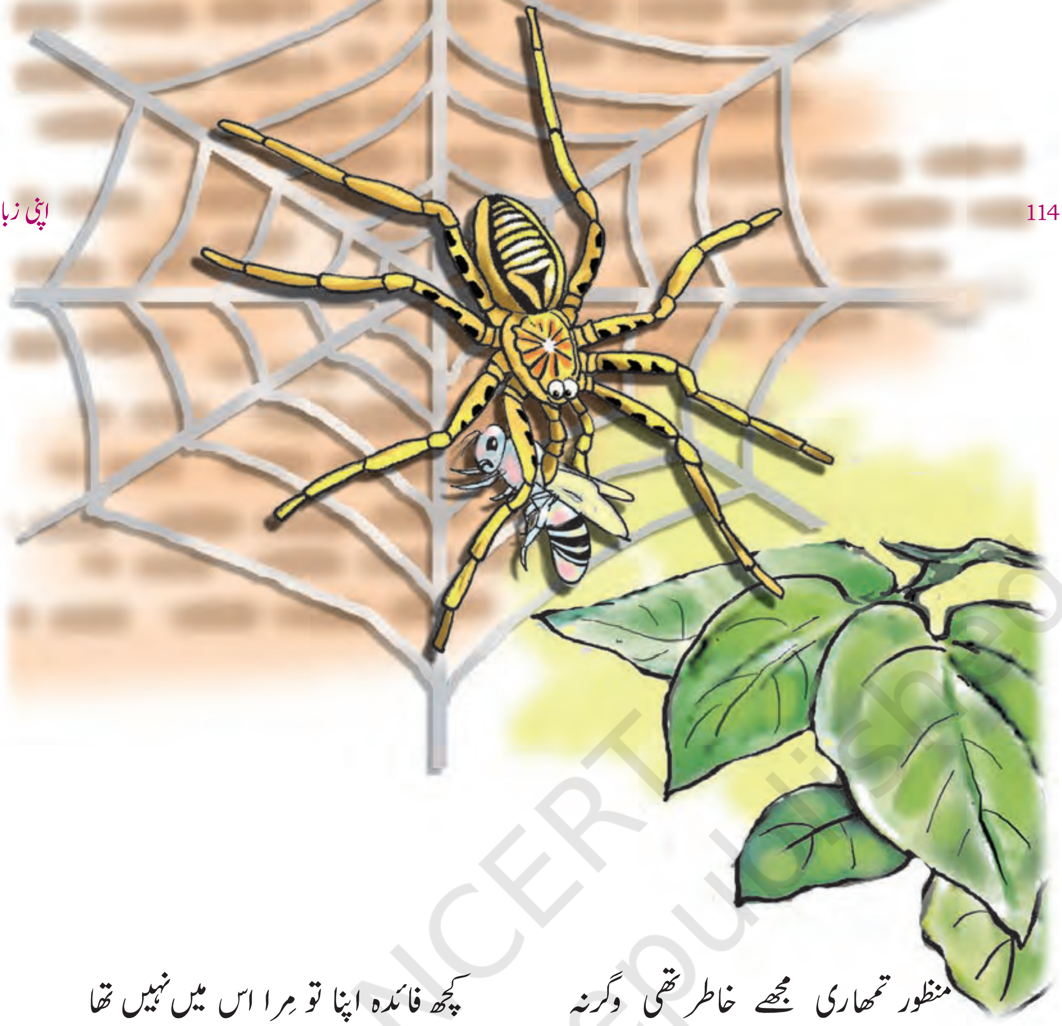

منظور تمھاری مجھے خاطر تھی وگرنہ   کچھ فائدہ اپنا تو مِرا اس میں نہیں تھا
اُڑتی ہوئی آئی ہو خُدا جانے کہاں سے   ٹھہرو جو مِرے گھر میں تو ہے اس میں بُرا کیا
اس گھر میں کئی تم کو دِکھانے کی ہیں چیزیں   باہر سے نظر آتی ہے چھوٹی سی یہ کُٹیا
لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے   دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا
مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے   ہر شخص کو ساماں یہ میسر نہیں ہوتا
مکھّی نے کہا خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن   میں آپ کے گھر آؤں ، یہ اُمّید نہ رکھنا

اِن نرم بچھونوں سے خُدا مجھ کو بچائے
سوجائے کوئی اِن پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا

مکڑے نے کہا دل میں، سُنی بات جو اُس کی   پھانسوں اسے کس طرح یہ کمبخت ہے دانا

© NCERT not to be republished

سَو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا

یہ سوچ کے مکھّی سے کہا اس نے بڑی بی
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبا

ہوتی ہے اسے آپ کی صورت سے محبت
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

یہ حسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی
پھر اس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا

مکھّی نے سُنی جب یہ خوشامد تو پسیجی
بولی کہ نہیں آپ سے مجکو کوئی کھٹکا

اِنکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں
سچ یہ ہے کہ دِل توڑنا اچھّا نہیں ہوتا

یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے
پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اُسے پکڑا

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھّی کو اُڑایا

اقبالؔ

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

کُٹیا	:	جھونپڑی
کِھنچ کے رہنا	:	دُور دُور رہنا، خفا رہنا
فریبی	:	مکّار، دغا باز، دھوکا دینے والا
خاطر	:	لحاظ
وگرنہ	:	ورنہ
میسّر	:	حاصل ہونا، مہیا ہونا

دانا	:	عقل مند، ہوشیار
درجہ	:	عہدہ، منصب
کنیاں	:	کنی کی جمع، قیمتی پتھر کا ٹکڑا
کلغی	:	بعض پرندوں کے سر پر تاج کی طرح چند پَر سجے ہوتے ہیں، وہ پَر جنھیں بادشاہوں کے تاج یا ٹوپی پر سجاوٹ کے لیے لگایا جاتا ہے
پسیجنا	:	پگھلنا، نرم پڑنا

سوچیے اور بتائیے۔

1. مکڑا مکھّی کو اپنے گھر کیوں بلانا چاہتا تھا؟
2. ''جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اترا'' سے کیا مُراد ہے؟
3. مکھّی نے مکڑے کو فریبی کیوں کہا؟
4. مکڑے نے اپنے گھر کی کیا کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟
5. مکھّی مکڑے کی باتوں میں کس طرح آ گئی؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. اس راہ سے ہوتا ہے ________________
2. اپنوں سے مگر چاہیے یوں ________________
3. اُڑتی ہوئی آئی ہو ________________
4. مکڑے نے کہا دل میں ________________
5. مکھّی نے سنی جب یہ ________________
6. آرام سے گھر بیٹھ کے ________________

© NCERT not to be republished

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

عزت منظور نادان فائدہ آرام حاضر محبت خوبی انکار

املا درست کیجیے۔

کسمت اجّت منجور کھاتر کلگی هسن سفائی کیامت آدت

اشعار مکمّل کیجیے۔

(i) ایک دن کسی مکھّی سے یہ کہنے لگا مکڑا ____________

(ii) ____________ حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا

(iii) یہ حسن ، یہ پوشاک ، یہ خوبی ، یہ صفائی ____________

(iv) مکھّی نے کہا” خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن ____________

(v) بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی ____________

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گزر منظور نادان فریبی خاطر باریک آرام خوشامد

محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

قسمت جاگنا اچھے دن آنا، دِن پھرنا پاؤں رکھنا قدم رکھنا

کھِنچ کے رہنا دوُر دوُر رہنا دل توڑنا نا اُمید کرنا، مایوس کرنا

دل پسیجنا نرم پڑنا

غور کرنے کی بات

- علامہ اقبالؔ نے بڑوں کے علاوہ بچوں کے لیے بھی نظمیں لکھی ہیں۔ بچوں کے لیے ان کی مشہور نظموں میں 'ایک پہاڑ اور گلہری'، 'ایک گائے اور بکری'، 'ایک پرندہ اور جگنو' وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ ان نظموں میں جاندار اور بے جان چیزوں کے درمیان بات چیت یا مکالمے کے ذریعے برائیوں سے بچنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ایسی نظمیں جن میں کرداروں کے ذریعے گفتگو کی گئی ہو، مکالماتی نظمیں کہلاتی ہیں۔ 'ایک مکڑا اور مکھی' بھی ایسی ہی ایک مکالماتی نظم ہے۔
- اس نظم میں ایک بھوکا مکڑا مکھّی کو کھانا چاہتا ہے مگر مکھّی آسانی سے اس کے ہاتھ نہیں آسکتی اس لیے مکڑا چاپلوسی کے انداز میں اس کی تعریف وتوصیف کرتا ہے مگر مکھّی اس کے چکّر میں نہیں آتی۔ پھر مکڑا خوشامد کا حربہ استعمال کرتا ہے خوشامد ایک ایسا حربہ ہے جس کے اثر سے بچنا مشکل ہے چنانچہ مکڑے کا داؤ چل جاتا ہے، مکھّی خوشامد سے پسیج کر جیسے ہی اس کے قریب آتی ہے مکڑا لپک کر اسے پکڑ لیتا ہے اور ہڑپ کر جاتا ہے۔
- اقبالؔ نے اس نظم میں بڑی خوبی سے خوشامد پسندی کے انجام سے آگاہ کیا ہے۔ خوشامد، چاپلوسی ہے جس کے ذریعے جھوٹی تعریف کرکے اپنا کام نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہی کام مکڑے نے کیا ہے۔ اس نظم میں کئی الفاظ اور جملے ایسے ہیں جن کے دو معنی ہیں مثلاً 'گزر ہونا' جس کے معنی ہیں 'گزر بسر کرنا'، 'گزارا کرنا' یا 'آنا جانا' اس نظم میں یہ لفظ 'آنے جانے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اسی طرح اس نظم کا آخری شعر ہے۔

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھّی کو اُڑایا

مکھّی اُڑانے کے معنی ہیں 'مکھّی بھگانا' دوسرے معنی مکھّی کھانا بھی ہیں۔ اس شعر میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔